میلاد رسول ﷺ اور اساطین امت

محمد راحت خان قادری

بانی وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور

شکار پور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

www.faizanetajushshariya.com

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و
نظریات۔۔۔
بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان
کے رد۔۔۔
اہلسنت پر کئے جانے والے
اعتراضات کے جوابات پر مشتمل
کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور
والپیپر حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

میلاد مبارک کے موضوع پر قرآن وحدیث اور اقوال خلف وسلف پر مشتمل
ایک مختصر اور جامع رسالہ

میلاد رسول ﷺ اور اساطین امت

محمد راحت خان قادری
بانی وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ بریلی شریف

المکتب النور
شکار پور چودھری، ایئر فورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

نام کتاب	میلاد رسول ﷺ اور اساطین امت
مرتب	محمد راحت خان قادری......شاہجہانپوری
پروف ریڈنگ	مفتی محمد معین الدین خان برکاتی شیخ الادب جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف
صفحات	29
سال اشاعت	۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۵ء
ناشر	المکتب النور بریلی شریف یوپی

PUBLISHER:

ALMAKTABUN-NOOR

Shikarpur Chudhari Near Izzatnagar
Bareilly Shareef (U.P.) India Pin:243122
Mob:+919457919474, +919058145698
E-mail: faizanetajushshariya@gmail.com
Website: www.faizanetajushshariya.com

شرف انتساب

مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری قدس سرہ................(وفات ۱۳۴۰ھ)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ علامہ الشاہ امجد علی اعظمی قدس سرہ........(وفات ۱۳۶۷ھ)

مفتی اعظم ہند حضرت علامہ الشاہ مصطفیٰ رضا قادری قدس سرہ.......(وفات ۱۴۰۲ھ)

جلالۃ العلم علامہ الشاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی قدس سرہ........(وفات ۱۳۹۶ھ)

صاحب تصانیف کثیرہ علامہ عبدالحکیم اختر خان شاہجہانپوری قدس سرہ....(وفات ۱۴۰۲ھ)

غبارِ درِ اولیا وسادات

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

رکن المکتب النور، بانی وناظم دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ

شکارپور چودھری، ایئرفورس گیٹ، عزت نگر، بریلی شریف

نذر عقیدت

میں اپنی اس ادنیٰ وحقیر کاوش کو اپنے مرشد ومربی وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ حضرت **علامہ اختر رضا خان قادری ازہری** دامت برکاتہم العالیہ کی نذر کرتا ہوں جن کا وجودِ مسعود سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کے لیے نشانِ امتیاز ہے، جن کا نقش قدم بھٹکتی سسکتی انسانیت کے لیے اس فتنوں بھرے دور میں نشانِ راہِ منزل ہے، جن کی شخصیت ہندوسندھ، عرب وعجم اور شرق وغرب میں مشہور ومعروف اور مقبول ومحترم ہے، جن کی نگاہ فیض سے میرے دل کے اندر کچھ کر گزرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ اپنے مشفق اساتذۂ کرام اور والدین کریمین کی نذر کرتا ہوں جن کی دعائیں اور محنتیں ہر مشکل وقت میں مجھ کو آسانیاں فراہم کرتی ہیں۔

محمد راحت خاں قادری غفرلہ

دعائیہ کلمات

نبیرۂ میر عبدالواحد بلگرامی، اولادِ رسول، میر **سید شاہ محمد حسین میاں** صاحب
دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ واحدیہ بلگرام شریف

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اللہ تبارک وتعالیٰ کو پسند ہے یہی وجہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے اب تک برابر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر ہوتا چلا آرہا ہے۔ آج بھی عاشقین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرکار کی محفلیں سجاتے اور رچاتے ہیں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد منا کر اپنی عقیدتوں اور محبتوں کا خراج پیش کرتے ہیں۔

کچھ شیطان صفت انسان اس جہان میں ایسے بھی ہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں بظاہر محبت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں لیکن ہر اس بات میں الجھنے اور خامیاں نکالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جس سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و بڑائی اور آپ کی شان وشوکت کا اظہار ہو۔ میلاد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سرکار کے فضائل ومناقب اور آپ کی ولادت طیبہ کے احوال بیان کیے جاتے ہیں تاکہ سرکار کی عظمت ہمارے دلوں میں اور پختگی کے

ساتھ بیٹھ جائے اور سرکار سے محبت میں اضافے کا سبب بنے، اس کو بھی کچھ لوگوں نے کفر وشرک بک کر بھولے بھالے سنی مسلمانوں کو بہکانے کی شیطانی کوشش کی لیکن وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے۔ گذشتہ چند سالوں سے کچھ بدمذہب میلاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منانے کے خلاف چھوٹے چھوٹے رسالے تقسیم کر رہے ہیں۔ عوام کی ضرورت کے اعتبار سے کوئی ایسا کام ہونا چاہیے تھا۔

قابل مبارک باد ہیں عزیز القدر، محبّ محترم مفتی محمد راحت خان قادری بانی وناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان تاج الشریعہ کہ جنہوں بروقت ضرورت کو سمجھا اور مدلل مگر مختصر ایک رسالہ بنام ''میلاد رسول اور اساطین امت'' ترتیب دیا، جو ان شاء اللہ عوام وخواص کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ موصوف ہمہ وقت دین اسلام کی ترویج واشاعت کے لیے کوشاں رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے دینی منصوبوں کو پایۂ تکمیل کو پہنچائے اور ان کو مزید دینی وقلمی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔

سید حسین احمد واحدی بلگرامی
مقیم حال بریلی شریف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

گرارض وسما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

ایک محبّ جب اپنے محبوب کا ذکر کرتا ہے یا سنتا ہے تو یہ مقام اس کے لیے مقام اطناب ہوا کرتا ہے عشق ومحبت کی جو آگ اس کے دل میں ہوتی ہے وہ محبوب کا تذکرہ چھڑتے ہی بھڑک اٹھتی ہے، اسی عشق ومحبت میں مست ہوکر وہ اپنے محبوب کی خوبیوں کو بیان کرکے اپنی روح وقلب کو سامان تسکین مہیّا کرتا ہے۔ محفل میلاد رسول میں نور مجسم باعث تخلیق عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عشاق پاک وصاف ہوکر کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں، بیان ہوتا ہے نور وظہور اور معجزات وکرامات کا جو وقت ولادت ورضاع اور قبل اعلان نبوت وبعد اعلان نبوت ظاہر ہوئے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جو کچھ معجزات وفضائل بیان کیے جاتے ہیں وہ یا تو روایتیں ہوتی ہیں یا ان سے ماخوذ کہ جن کو صحابہ نے مجالس تابعین میں بیان فرمایا اور تابعین نے مجالس تبع تابعین میں بیان کیا اس طرح قرناً بعد قرنٍ یہ ذکر ہوتا ہوا ہم تک پہونچا۔ اگر یہ ذکر مبارک ممنوع ہوتا تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین قرن اول میں ہی زبان کو اس سے بند کر لیتے، نہ وہ فضائل ومناقب ہم تک پہونچتے نہ ہم ان کو محافل ومجالس سجا کر بیان

کر پاتے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے میلاد مبارک کو منانا یہ سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور آپ سے غایت درجہ محبت کے اظہار اور دلِ مضطر کو تسلی دینے کے لیے ہوتا ہے جو کہ شریعت مطہرہ میں مطلوب ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱) وَاذۡكُرُوا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ (البقرۃ ۲/ ۲۳۱) اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے۔ (کنز الایمان)

(۲) وَإِن تَعُدُّوا نِعۡمَةَ اللّٰهِ لاَ تُحۡصُوهَا (النحل ۱۶/ ۱۸) اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے۔ (کنز الایمان)

(۳) يَعۡرِفُونَ نِعۡمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنكِرُونَهَا (النحل ۱۶/ ۸۳) اللہ کی نعمت پہچانتے ہیں پھر اس سے منکر ہوتے ہیں۔ (کنز الایمان)

(۴) وَاشۡكُرُوا نِعۡمَتَ اللّٰهِ (النحل ۱۶/ ۱۱۴) اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو۔ (کنز الایمان)

(۵) أَلَمۡ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعۡمَةَ اللّٰهِ كُفۡرًا وَأَحَلُّوا قَوۡمَهُمۡ دَارَ الۡبَوَارِ (ابراھیم ۱۴/ ۲۸) کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنھوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا۔ (کنز الایمان)

مذکورہ آیات میں رب تبارک وتعالیٰ نے نعمتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ سید المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما وامام بخاری اور علامہ زرقانی وغیرہ نے فرمایا ہے کہ ''نعمت اللہ'' سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ لہٰذا ان آیات سے معلوم یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو

یاد کرنے کا ہمیں جا بجا حکم فرمایا ہے۔

(۱)لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ(التوبة ۹/ ۱۲۸) بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔(کنزالایمان)

(۲)لَقَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُّبِينٍ(آل عمران ۳/ ۱۶۴) بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور ضرور اس سے پہلے گمراہی میں تھے۔(کنزالایمان)

(۳)قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ(المائدة ۵/ ۱۵)بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔(کنزالایمان)

(۴)وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ(انبیاء ۲۱/ ۱۰۷) اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔(کنزالایمان)

(۵)إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً (الفتح ۴۸/ ۸)بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر

سناتا۔(کنزالایمان)

بنظر اختصار مذکورہ پانچ ہی آیات پر اقتصار کہ جن سے معلوم چلتا ہے کہ خود قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہم کو میلادِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوشیوں کے ساتھ منانے کی ترغیب عنایت فرمائی ہے۔

(۱)حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے:جاء العباس الیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فکأنہ سمع شیئاً،فقام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی المنبر، فقال من انا؟ فقالوا انت رسول اللہ علیک السلام. قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب، ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم فرقة، ثم جعلھم فرقتین فجعلنی فی خیرھم فرقة، ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلة، ثم جعلھم بیوتاً، فجعلنی فی خیرھم بیتاً وخیرھم نسباً.(الجامع للترمذی کتاب الدعوات رقم الحدیث: ۳۵۳۲)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس وقت ان کی کیفیت ایسی تھی) گویا انہوں نے کچھ سن رکھا تھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا آپ پر سلام ہو، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔آپ نے فرمایا میں عبداللہ کا بیٹا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہوں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا اور اس مخلوق میں سے بہترین گروہ کے اندر مجھے پیدا فرمایا اور پھر اس کو دو گروہوں میں تقسیم فرمایا اور ان میں سے بہترین گروہ میں مجھے پیدا فرمایا، پھر اللہ تعالیٰ نے

اس حصے کے قبائل بنائے اوران میں سے بہترین قبیلہ کے اندر مجھے پیدا کیا اور پھر اس بہترین قبیلہ کے گھر بنائے تو مجھے بہترین گھر اورنسب میں پیدا فرمایا۔

(۲)عن المطلب بن عبد اللہ بن قیس بن مخرمۃ عن ابیہ عن جدہ قال ولدت انا و رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام الفیل. الحدیث(الجامع للترمذی باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رقم الحدیث: ۱۵۵۱)

مطلب بواسطۂ والد اپنے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

(۳)عن واثلۃ بن الاسقع یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول "ان اللہ اصطفی کنانۃمن ولد اسمٰعیل و اصطفیٰ قریشا من کنانۃو اصطفیٰ من قریش بنی ھاشم و اصطفانی من بنی ھاشم". (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضل نسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رقم الحدیث: ۵۹۳۸)

واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا، اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں اولاد کنانہ کو، اور کنانہ کی اولاد سے قریش کو، اور قریش سے اولاد ہاشم کو، اور اولاد ہاشم سے مجھ کو۔

(۴)عن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علیٰ

حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الیہ قریبا منہ فجاء علیٰ حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قومو سیدکم(مشکوۃ المصابیح ۲۰۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب بنی قریظہ نے حضرت سعد کو اپنا حکم تجویز کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے پاس اطلاع بھیجی اور وہ قریب ہی تھے تو وہ دراز گوش پر سوار ہوکر حاضر ہوئے جب دربار رسالت کے قریب پہنچے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انصار کو حکم دیا کہ اپنے سردار کے لئے قیام کرو۔

(۵)عن عائشۃ کان النبی علیہ السلام اذا دخل علیھا (الفاطمۃ) قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا.(مشکوۃ المصابیح ۴۰۲)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ جب حضور نبی کریم حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لاتے تو وہ حضور کے لئے قیام کرتیں اور آپ کا دست مبارک لے کر اس کو بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنی خاص جگہ میں بٹھاتیں۔

(۶)کَمَا رُوِیَ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارِ وَالْطَّبْرَانِیُ وَالْحَاکِمُ وَالْبیھقی و ابو نعیم عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قَالَ اِنِّیْ عَبْدُاللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَ اَنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَۃِ وَسَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ وَ بُشَارَۃ عِیْسٰی وَ رُؤْیَا

اَمّی الّتِیْ رَأَتْ وَ کَذٰلِکَ اُمَّھَاتُ النَّبِیِّیْنَ یَرَیْنَ وَ اِنَّ اُمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَأَتْ حِیْنَ وَضَعْتُہُ نُوْر ًاضَائَتْ لَہٗ قُصُوْرُ الشَّامِ.(الخصائص الکبریٰ ص:۴۶)

''یعنی عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میں خدا کا بندہ اور خاتم الانبیاء ہوں۔ اس وقت سے کہ آدم ہنوز مٹی میں ملے ہوئے تھے اور دیکھو میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ میں دعا ہوں ابراہیم کی اور عیسیٰ کی خوشخبری ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔ اسی طرح اور انبیاء کی مائیں خواب دیکھتی تھیں اور میری ماں نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محل نظر آنے لگے۔''

(۷)حدثنا عبداللّٰہ حدثنی ابی ثنا ابوالنصر ثنا الفرج ثنا لقمان بن عامر قال سمعت ابا امامہ قال: قلت یا نبی اللّٰہ ما کان اول بدء امرک قال دعوۃ ابی ابراھیم و بشری عیسٰی ورات امی انہ یخرج منھا نور اضاء ت منھا قصور الشام. (مسند امام احمد حنبل ۵/۲۶۲)

یعنی ''فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ میری والدہ نے وقت پیدا ہونے میرے یہ دیکھا کہ اُن سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ جس سے قصورِ شام

منور ہوگئے۔''

مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے اپنے میلاد کا تذکرہ فرمایا۔

تفسیر روح البیان میں زیر آیت کریمہ ''مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ'' (الفتح ۴۸/۲۹) یوں ہے:

(۱)ومن تعظیمہ عمل المولد اذالم یکن فیہ منکر (تفسیر روح البیان ۹/۵۶) یعنی عمل مولد شریف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم میں سے ہے جب تک اس میں شئ منکر نہ ہو۔

(۲)ثویبۃ عتیقۃ ابی لھب اعتقھا حین بشرتہ بولادتہ علیہ السلام وقد رئی ابولھب بعد موتہ فی النوم فقیل لہ ما حالک فقال فی النار الا انہ خفف عنی کل لیلۃ اثنین.(مواھب اللدنیۃ ۱/۲۷)

ثویبہ (ابولہب کی لونڈی) کو ابولہب نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں جو اس نے ابولہب کو خوش خبری پہنچائی تھی آزاد کردیا تھا۔ ابولہب کو اس کے مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ اس (ابولہب) نے کہا کہ دوزخ میں ہوں لیکن ہر دوشنبہ کی رات کو میرا عذاب ہلکا کردیا جاتا ہے۔

(۳)ولا زال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ علیہ

السلام و يعملون الولائم و يتصدقون فى لياليه بانواع الصدقات و
يظهرون السرور ويزيدون فى المبرات ويعتنون لقرابة مولده
الكريم و يظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم .(مرجع سابق)

تمام اہل اسلام ہمیشہ سے اس ماہ مبارک میں جس میں حضور رحمۃ
للعالمین نے ظہور فرمایا بڑی بڑی محفلیں کرتے ہیں اور نہایت خوشی سے کھانے
کھلانے اور تمام راتوں میں فقرا پر طرح طرح کے صدقات وخیرات کرکے خوشی
اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور نیکیوں میں زیادتی کرتے ہیں اور مولد شریف
میں نعت خوانی کرتے ہیں اس لیے ان پر تمام قسم کی برکتیں اور فضل ظاہر ہوتے
ہیں۔

(۴)و مما جرب من خواصه انه امان فى ذلك العام و
بشرى عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالى شهر
مولده المبارك اعيادا ليكون اشد علة علىٰ من فى قلبه مرض و
عناد.(مرجع سابق)

(مولود شریف کے کرنے میں) تجربہ کیا گیا ہے کہ کرنے والے کے لیے
اس سال ان کے گھر میں امن رہتا ہے اور دنیا کی تمام مرادیں اور مطلب اور
حاجتیں حاصل ہونے کی خوشی ہے پس رحم کرے اللہ تعالیٰ ان پر جو مولود شریف
کے مہینے کی راتوں کو عید بناتے ہیں تا کہ جن لوگوں کے دلوں میں حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی عداوت اور بغض کی بیماری ہے ان کے لیے شدت سے بیماری
ہو۔

(۵)لا زال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن
والشام وسائر البلاد العرب من المشرق والمغرب يحتفلون
بمجلس مولد النبى صلى الله عليه وسلم و يفرحون بقدوم هلال
ربيع الأول و يلبثون بالثياب الفاخرة و يتزينون بانواع الزيت و
يتطيبون و يكتحلون و ياتون بالسرور فى هذه الأيام ويبذلون على
الناس بما كان عندهم ويهتمون اهتماماً بليغاً علىٰ اسماع قرأة
مولد النبى صلى الله عليه وسلم وينالون بذلك اجراً جزيلاً وفوزاً
عظيماً . ومما جرب عن ذلك انه وجد فى تلك الأيام كثرة
الخير والبركة مع السلامة والعافية وسعة الرزق وازدياد المال
والأولاد ودوام الأمن والأمان فى البلاد والأمصار والسكون
والقرار فى البيوت والدار ببركة مولد النبى صلى الله تعالىٰ عليه
وسلم.(مولد النبى،للشيخ ابن جرير الشافعي)

ہمیشہ سے اہل حرمین شریفین، (زادہما اللہ تعالیٰ شرفا وتعظیما) اہل مصر
ویمن وشام اور تمام ملک عرب مشرق سے مغرب تک مولود شریف کی مجلس کرتے
ہیں اور ماہ ربیع الاول کے آنے کی خوشیاں مناتے ہیں اور عمدہ عمدہ فاخرہ لباس پہنتے
اور قسم قسم کی زینتیں روشنی اور خوشبوؤں سے کرتے اور سرمہ لگاتے ہیں، خوشی اور
خرمی کرتے ہوئے آتے ہیں اور لوگوں کو جو کچھ ان کے پاس ہے بذل اور بخشش
کرتے ہیں اور بڑے بڑے اہتمام مولود شریف کے سننے میں بجا لاتے ہیں اور
اس سے اجر جزیل اور مراد عظیم کو حاصل کرتے ہیں اور مولود شریف کا عمل مجرب

ہے جوان دنوں میں کیا جاتا ہے۔ مال میں کثرت اور برکت مع سلامتی اور عافیت
کے اور کشادگی رزق اور زیادتی مال و اولاد کی اور ہمیشہ رہتا ہے امن و امان اس
ملک یا شہروں میں اور مولود شریف کی برکت سے گھروں میں سکون و قرار ہوتا
ہے۔

(۶) ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله
عليه وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون فى لياليه بانواع
الصدقات ويظهرون السرور و يزيدون فى المبرات ويعتنون لقرأة
مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم ومما
جرب من خواصه أنه أمان فى ذلک العام وبشرى عاجل بنيل
البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالى شهر مولده المبارک
اعيادا ليكون اشد علة علىٰ من فى قلبه مرض وعناد. (ماثبت
بالسنة ص: ۷۹)

اور اہل اسلام ہمیشہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کے مہینے میں
محفل کرتے ہیں، کھانے کھلاتے ہیں، اس مہینے کی راتوں میں طرح طرح کے
سدقات کرتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں، اچھے اچھے کاروبارِ نیک میں زیادتی
پکڑتے ہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مولود شریف پڑھتے ہیں، ان پر ہر ایک
قسم کے فضل عمیم کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اور مولود شریف کی مجرب خاصیت یہ ہے
کہ اس سال بھر میں امن و امان ہے اور حاجت روائی اور مطلب برآری کی بڑی
بشارت ہے۔ پس اس شخص پر رحم کرے جو مولد کے مہینہ کی راتوں کو عید بنائے

تاکہ اس پر جس کے دل میں مرض عداوت (رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)
اور عناد ہے سخت علت ہو۔

(۷) حضرت امام نبوی شارح صحیح مسلم کے استاذ و شیخ، حضرت شیخ
الاسلام شہاب الدین ابی محمد عبدالرحمٰن بن اسماعیل بن ابراہیم معروف بہ ابی شیبہ
رحمہم اللہ تعالیٰ ''مولود مبارک کو ہیئت کذائیہ ملتزمہ موقتہ'' کے متعلق تحریر فرماتے
ہیں:

ومن احسن ما ابتدع فى زماننا من هٰذا القبيل ما كان يفعل
بمدينة اربل جبرها الله كل عام فى اليوم الموافق ليوم مولد النبى
صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من الصدقات والمعروف واظهار الزينة
والسرور، فان ذلک مع ما فيه من لأحسان الىٰ الفقراء مشعر
بمحبة النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وتعظيمه وجلالته فى قلب
فاعله، وشكر الله تعالىٰ علىٰ ما منَّ به ايجاد رسوله الذى أرسله
رحمة للعٰلمين صلى الله عليه وسلم وعلىٰ جميع المرسلين، وكان
اول من فعل ذلک بالموصل الشيخ عمر بن محمد الملاء احد
الصالحين المشهورين، وبه اقتدىٰ فى ذلک صاحب اربل وغيره
رحمهم الله تعالىٰ. (الباعث علىٰ انكار البدع والحوادث ص: ۱۱)

نہایت نیک کاموں میں سے ایک بات یہ ہے جو ہمارے زمانے میں
پیدا ہوئی ہے، جو خاص طور پر شہر اربل میں کی جاتی ہے۔ نیک کرے اللہ تعالیٰ اس
کو جو ہر سال آج کے دن جو موافق اس دن سے ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کی پیدائش کا دن ہے۔صدقات سے،نیکی اور خدا کی فرماں برداری، زینت اور خوشی سے اور اس میں فقرا پر تقسیم طعام وغیرہ انعام سے کیا جاتا ہے، یعنی احسان کیا جاتا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو حاصل کرنے کے لیے، ان کی تعظیم اور عظمت وجلالت مولود شریف کے کرنے والے کے دل میں پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا اس بات پر شکر کیا جاتا ہے کہ اس نے ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کیا جو سارے جہان اور تمام مرسلین کے لیے رحمت ہیں۔سب سے پہلے یہ کام شہر موصل میں شیخ عمر بن محمد علیہ الرحمہ نے کیا جو سردار، صالحین، دین دار اور مشہورین میں تھے۔ پھر بادشاہ اربل (مظفر الدین) وغیرہ سلاطین نے ان کی ہی پیروی کی۔اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت نازل فرمائے۔

(۸)ثم لا زال أهل الاسلام فی سائر الأقطار والمدن والكبار يحتفلون فی شهر مولده ويعتنون بقراء ة مولده الكريم، ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم. ملخصاً(المولد الروى فی مولد النبی ص:۴،۵)

یعنی پھر اہل اسلام تمام اطراف واقطار اور بڑے بڑے شہروں میں ہمیشہ میلاد شریف کی محفلیں بڑے اہتمام کے ساتھ کرتے اور خوب دل لگا کر پڑھتے اور ان پر میلاد مبارک کی ایسی برکتیں ظاہر ہوتیں جس سے ہر طرح کا فضل عمیم ہے۔

(۹)فانه شهر امرنا باظهار الحبور فيه كل عام. (مجمع البحار ص:۵۵۰)

یعنی یہ ماہ (ربیع الاول) ایسا ہے کہ ہم کو حکم دیا گیا ہے کہ ہر سال (میلاد رسول کے موقع پر) خوشی واکرام ظاہر کیا کریں۔

(۱۰)حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں:''كنت اصنع فی ايام المولد طعاماً صلة بالنبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فلم يفتح لی فی سنة من السنين شئ اصنع به طعاماً فلم اجد الا حمصا مقليا فقسمته بين الناس فرأيته صلی الله عليه وسلم وبين يديه هذه الحمص مبتهجا بشاشاً''. (درثمين فی مبشرات النبی الأمين ص:۸)

یعنی میں ایام مولد شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیاز کا لنگر کیا کرتا تھا ایک سال بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا، میں نے لوگوں میں وہی چنے تقسیم کر دیے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ وہی چنے سرکار کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور سرکار شاد و مسرور ہیں۔

(۱۱)كنت قبل ذلک بمكة المعظمة فی مولد النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی يوم ولادته والناس يصلون علی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ويذكرون ارهاصاته التی ظهرت فی ولادته ومشاهده (قبل بعثته صلی الله عليه وسلم) فرأيت انوارا سطعت دفعة واحدة لا اقول انی ادركتها ببصر الجسد ولاأقول ببصر الروح فقط الله اعلم كيف كان الأمر بين هذا أو ذاک

فتأملت تلک الأنوار فوجدتها من قبل الملائكة الموكلين بامثال هذه المشاهد وبامثال هذه المجالس ورأيت يخالط انوار الملائكة بأنوار الرحمة.(فيوض الحرمين ص: ٢٦،٢٧)

میں اس سے پہلے مکہ معظمہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے میلاد مبارک میں تھا میلاد شریف کے روز لوگ جمع تھے اور وہ معجات بیان کررہے تھے جو کہ ولادت مبارک کے وقت ظاہر ہوئے تھے۔ میں نے یک بارگی انوار ظاہر ہوتے ہوئے دیکھا میں نہیں کہتا ان آنکھوں سے دیکھا اور نہ کہتا ہوں کہ روح کی آنکھوں سے دیکھا، فقط خدا جانے کیا امر تھا، میں نے تأمل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نوران ملائکہ کا ہے جو ایسی مجالس و مشاہد پر موکل ہیں ۔ میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔

(۱۲) درتمام سال دو مجلس درخانۂ فقیر منعقد می شود۔ اول کہ مردم روز عاشورہ یا یک دو روز پیش ازیں قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس وزیادہ ازان فراہم می آیند و درود می خوانند بعد ازاں کہ فقیر می آید می نشیند وذکر فضائل حسنین کہ درحدیث شریف وارد شدہ دربیان می آمد وآں چہ دراحادیث و اخبار شہادت ایں بزرگاں وارد شدہ نیز بیان کردہ می شود بعد ازاں ختم قرآن و پنج آیت خواندہ برما حضر فاتحہ نمودہ می آید۔ پس اگر ایں چیز ہانزد فقیر جائز نمی بود اقدام براں اصلاً نمی کرد۔

باقی ماند مجلس مولود شریف پس حالش ایں است کہ بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول ہمیں مردم کہ موافق معمول سابق فراہم شدند۔ درخواندن درود شریف

مشغول گشتند۔ فقیر می آید، اولا از احادیث فضائل آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مذکور می شود، بعد ازاں بہ ذکر ولادت باسعادت ونبذے از حال رضاع وحلیہ شریف وبعضے از آثار کہ دریں آوان بظہور آمد بمعرض بیان می آید۔ پس برما حضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آں بحاضرین مجلس می شود۔(الدرالمنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم ص:۱۰۴)

یعنی پورے سال میں فقیر کے گھر دو مجالس منعقد ہوتی ہیں۔ پہلی مجلس عاشورہ یا اس سے ایک دو دن پہلے تقریباً چار پانچ سو، بلکہ تقریباً ہزار یا اس سے بھی زائد لوگ جمع ہوتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد فقیر آکر بیٹھتا ہے اور حضرات حسنین کریمین کی جو فضیلتیں صحیح حدیث میں وارد ہوئی ہیں وہ بیان کی جاتی ہیں۔ اور ان بزرگوں کی شان میں کو کچھ احادیث واخبار میں آیا ہے وہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ختم قرآن اور پنج آیت پڑھ کر جو کچھ موجود ہوتا ہے اس پر فاتحہ دی جاتی ہے۔ لہٰذا اگر یہ چیزیں فقیر کے نزدیک جائز نہ ہوتیں تو ہرگز ان کی طرف پیش قدمی نہ کرتا۔

(دوسری مجلس) رہی مولود شریف کی مجلس تو اس کا حال یہ ہے کہ ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ میں وہی مذکورہ معمول کے مطابق لوگ جمع ہوتے ہیں اور قرآن خوانی میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ فقیر آتا ہے اولاً احادیث سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلتیں بیان کی جاتی ہیں اس کے بعد ولادت باسعادت، مختصراً رضاعت کا حال، حلیۂ مبارکہ اور بعض وہ آثار جن کا ظہور ان مواقع سے ہوا تھا وہ سب بیان کیے جاتے ہیں، پھر ماحضر کھانا یا شیرینی پر فاتحہ

پڑھ کر مجلس میں حاضر ہونے والے لوگوں کے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۱۳) مشہور مورخ وسیرت نگار علامہ علی ابن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۰۴۴ھ تحریر فرماتے ہیں۔

وَقَدِاسْتَخْرَجَ لَهُ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ اَصْلاً مِّنَ السُّنَّةِ وَكَذَا الْحَافِظُ السُّيُوطِيُّ وَرَدَّا عَلَى الْفَاكِهَانِي الْمَالِكِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلَدِ بِدْعَةٌ مَّذْمُوْمَةٌ"(السيرة الحلبية ۱/ ۸٤)

"حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی اور حافظ الحدیث علامہ جلال الدین سیوطی شافعی رَحِمَهُمَااللّٰهُ نے میلاد کی اصل سنت سے ثابت کی ہے اور فاکہانی مالکی (منکر میلاد) کا اس کے اس قول میں کہ 'میلاد شریف بدعت سئیہ ہے' ردّ کیا۔"

(۱۴) علامہ امام سیوطی علیہ الرحمۃ سے یہ سوال کیا گیا۔

"سُئِلَ عَنْ عَمَلِ الْمَوْلَدِ النَّبَوِيِّ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ مَاحُكْمُهُ مِنْ حَيْثُ الشَّرْعِ؟ وَهَلْ هُوَ مَحْمُوْدٌ اَوْمَذْمُوْمٌ؟ وَهَلْ يُثَابُ فَاعِلُهُ اَوْلَا؟

ربیع الاول کے مہینے میں میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منانے کے بارے میں پوچھا گیا کہ شریعتِ اسلامی میں اس کا کیا حکم ہے، آیا میلاد منانا قابل تعریف ہے یا مذموم؟ اور میلاد منانے والے کو ثواب ملے گا یا نہیں؟

تو آپ نے اس کا جواب ان الفاظ میں عنایت فرمایا:

"اَلْجَوَابُ : عِنْدِيْ اَنَّ اَصْلَ عَمَلِ الْمَوْلَدِ الَّذِيْ هُوَ اجْتِمَاعُ النَّاسِ وَقِرَاءَةُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَرِوَايَةُ الْاَخْبَارِ الْوَارِدَةِ فِيْ مَبْدَاءِ اَمْرِ النَّبِيِّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وَمَا وَقَعَ فِيْ مَوْلَدِهٖ مِنَ الْاٰيَاتِ ،ثُمَّ يُمَدَّلَهُمْ سِمَاطٌ يَاْكُلُوْنَهُ وَيَنْصَرِفُوْنَ مِنْ غَيْرِ زِيَادَةٍ عَلىٰ ذَالِكَ مِنَ الْبِدْعِ الْحَسَنَةِ الَّتِيْ يُثَابُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا لِمَافِيْهِ مِنْ تَعْظِيْمِ قَدْرِ النَّبِيِّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وَاِظْهَارُ الْفَرْحِ وَالْاِسْتِبْشَارِ بِمَوْلَدِهِ الشَّرِيْفِ"(حواله: الحاوی للفتاویٰ ۱/ ۱۸۹)

میرے نزدیک میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ لوگوں کا جمع ہونا، قرآن سے جو میسر آئے اس کی تلاوت کرنا، نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیق میں وارد احادیث کو بیان کرنا وغیرہ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میلاد میں واقع قرآنی آیات کو بیان کرنا، پھر حاضرین کے لئے (نیاز ولنگر کا) دسترخوان بچھایا جاتا ہے، جس پر وہ لوگ کھاتے ہیں اور بغیر زیادتی کے اس پر خرچ کرتے ہیں، یہ ساری باتیں بدعات حسنہ میں سے ہیں جن کا کرنے والا ان کے کرنے کے سبب ثواب پاتا ہے اس لئے کہ اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرتبے کی تعظیم ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میلاد شریف سے خوش ہونا اور خوشی کا اظہار کرنا ہے۔

(۱۵) علامہ ابوزکریا حنبلی فرماتے ہیں:

ان ينتهض الاشراف عند سَمَاعِهٖ قياماً صفوفاً او جثيا على

الركب.(طرب الكرام ص: ۹)

یعنی ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیانِ ولادت کے آداب میں ہے کہ صف بصف اشراف کھڑے ہوں یا سوار“۔

مذکورہ آثار اور اقوال خلف وسلف سے یہ ثابت ہوا کہ سرکار کا میلاد مبارک منانا صحابہ تابعین بلکہ تمام مسلمانوں کے اجماع سے ثابت ہے، اور یہی حقیقت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کا میلاد مبارک منانا اللہ رب العزت کی سنت، خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت بلکہ سارے انبیائے کرام کی سنت ہے۔ یہ وہی ذات بالا صفات ہی تو ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے محبوب ہمارے ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کیا، جہاں جہاں مجھے یاد کیا جائے گا تمہارا بھی چرچا ہوگا بے تمہاری یاد کے ایمان ہرگز پورا نہ ہوگا۔ آسمانوں کے طبقات اور زمینوں کے تمام پردے تمہارے ہی نامِ نامی سے گونجیں گے، موذن اذانوں میں اور خطبا و ذاکرین اپنی مجالس ومحافل میں، واعظین منابر پر، طلبا ومدرسین مدارس میں اور قلم کار ومصنفین اپنی نگارشات و تصانیف میں ہمارے ذکر کے ساتھ تمہیں یاد کریں گے، میں آسمانی کتابیں نازل کروں گا ان میں تمہاری میلاد کے ذکر کے ساتھ تمہاری مدح وستائش اور جمال صورت وکمال سیرت ایسی توضیح سے بیان کروں گا کہ سننے والوں کے دل بے اختیار تمہاری جانب جھک جائیں گے اور وہ آپ کے ایسے گرویدہ ہو جائیں گے کہ ایک عالم اگر تمہارا دشمن ہو کر تمہاری عظمت شان کو گھٹانا چاہے یا تمہارے فضائل وکمالات کو مٹانا چاہے وہ کامیاب نہ ہوسکیں گے۔ اسی وعدے کا نتیجہ ہے کہ یہود ونصاریٰ صدہا برس سے اپنی کتابوں سے ان کا ذکر نکالنے کے لیے کوشاں ہیں

اور چاند پر خاک ڈالنے کی ناکام کوشش میں لگے رہے لیکن اپنے غلیظ مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے آج بھی چہار دانگ عالم میں ہر سوان کی ہی عظمت کا چرچا ہے۔ حضور صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کے عاشقوں نے آپ سے اپنی محبتوں کا خراج مختلف انداز میں پیش کیا ہے اور قیام قیامت تک اپنی الفت ومحبت کا اظہار کرتے رہیں گے۔ محفل میلاد کا قیام بھی اسی جذبے کے تحت ہوتا تھا، ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا جو کہ مسلمان اور عاشقین مصطفیٰ کے لیے باعث خوشی ہے اور دشمنان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پریشانی کا سبب۔ الحمد للہ! آج بھی اہل ایمان برابر محافل میلاد مقدس سجاتے ہیں اور سرکار کی نعتوں کے نغموں کی شیریں آواز بلند کرتے رہتے ہیں۔ لہذا سواد اعظم کے خلاف اگر کوئی طاقت اپنی آواز کو بلند کرنا چاہے تو وہ ہرگز مسموع نہ ہوگی۔

(۱)عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اتبعوا السواد الأعظم فانه من شَذَّ شُذَّ فى النار.(مشكوة المصابيح باب الأعتصام ۱/ ۳۰)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سواد اعظم (جمہور علما و مسلمین) کی پیروی کرو جو کوئی جماعت جمہور علما و مسلمین سے دور ہوا، وہ جدا ہوا دوزخ میں۔

(۲)عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان الله لا يجمع امتى أو قال امة محمد علىٰ ضلالة ويد الله على الجماعة ومن شَذَّ شُذَّ فى

النار. (مشکوة المصابیح باب الأعتصام ۱ /۳۰)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تحقیق کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کا دست قدرت جماعت پر ہے اور جو کوئی جماعت سے الگ ہو گیا وہ دوزخ میں جا پڑا۔

(۳) عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من فارق الجماعة شبراً فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه. (مشکوة المصابیح باب الأعتصام ۱ /۳۱)

یعنی حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا تو تحقیق کہ اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی کو نکال دیا۔

رب تبارک وتعالیٰ ہمیں حضور صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت عطا فرمائے اور میلاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہم غلامان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے زیادتی محبت کا سبب بنائے۔ **اللهم ارزقنا حب حبيبه هذا النبی الأمين الكريم عليه وعلىٰ آله اكرم الصلاة والتسليم. آمين يا رب العالمين.**

اس مجموعے کا اصل سبب محبّ محترم گرامی قدر ہیثم عباس قادری رضوی صاحب ہیں جنہوں نے اکابر علمائے کرام کے دس رسائل کو تحقیق وتخریج اور جدید طرز پر ترتیب دیا انہوں نے مجھ سے چند الفاظ لکھنے کے لیے فرمایا تو ان کے حکم کی تعمیل کے لیے چند کتابوں کو

سامنے رکھ کچھ لکھا اور ان کے حوالے کر دیا موصوف نے تصحیح بھی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

عالی جناب امین رضا خان بریلوی نے مجھ سے اصرار کیا کہ اس میں کچھ اضافہ کر کے اس کو شائع کر دیا جائے تاکہ عوام اس سے فائدہ حاصل کرے، ان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کر کے پیش کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

مخلصانہ عرض ہے کہ اگر بشری تقاضے سے کہیں غلطی رہ گئی ہو تو براہ راست مجھ کو مطلع فرمائیں تاکہ شکریہ کے ساتھ اس کی تصحیح کر لی جائے۔ **ان الله لا يضيع اجر المحسنين.**